روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۲۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۷۶/۴۱ | اتوار ۳۰ جمادی الاوّل ۱۴۱۲ھ، ۸ر فتح ۱۳۷۰ہش، ۸ر دسمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۷۶

بڑی سے بڑی سزا

(یوگوسلاویہ کے ایک سیاسی راہنما کو) "مالی نظام کی بحث میں جب میں نے یہ بتایا کہ ہم چندہ دینے والے کو جو زیادہ سے زیادہ سخت سزا دے سکتے ہیں وہ یہ ہے کہ اُسے چندہ واپس کر دیں یا اُسے کہیں کہ آئندہ تم سے چندہ نہیں لیا جائے گا اُس کی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے تو حیرت کے ساتھ اُن کا منہ پھٹے کا پھٹا رہ گیا۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"دیکھو جب انسان خدا سے مدد چاہتا ہے اور اپنے آپ کو عاجز جانتا ہے اور گردن فرازی نہیں کرتا تو اللہ تعالیٰ خود اس کی مدد کرتا ہے۔ ایک مکھی ہے کہ گندگی پر گرتی ہے اور دوسری کو خدا نے عزت دی کہ سارا جہان اس کا شہد کھاتا ہے یہ صرف اس کی طرف جھکنے کی وجہ سے ہے۔ پس انسان کو چاہیئے کہ ہر وقت (اے خدا! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں) (الفاتحہ: ۵) پر کاربند رہے اور اسی سے توفیق طلب کرے۔ ایسا کرنے سے انسان خدا کی تجلیات کا مظہر بھی بن سکتا ہے۔ چاند جب آفتاب کے مقابل میں ہوتا ہے تو اُسے نور ملتا ہے مگر جوں جوں اس سے کنارہ کشی کرتا ہے توں توں اندھیرا ہوتا جاتا ہے۔ یہی حال ہے انسان کا۔ جب تک اس کے دروازہ پر گرا رہے اور اپنے آپ کو اس کا محتاج خیال کرتا رہے تب اللہ تعالیٰ اُسے اُٹھاتا اور نوازتا ہے ورنہ جب وہ اپنی قوتِ بازو پر بھروسہ کرتا ہے تو وہ ذلیل کیا جاتا ہے۔" (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۱۲۵، ۱۲۶)

ولادت

حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کہ

"اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے عزیزم مرزا کلیم احمد صاحب (قادیان) کو چار اور پانچ دسمبر کی درمیانی رات بچی عطا فرمائی ہے بچی وقفِ نو میں شامل ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام شمائلہ عطا فرمایا ہے۔ بچی محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب کی پوتی اور مکرم سید سید احمد صاحب ناصر کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ بچی کو نیک بنائے!"

درخواستِ دعا

مکرم سید شعیب احمد صاحب ابن مکرم سید محمود احمد صاحب ناصر کا سلپ ڈسک کا اپریشن امریکہ میں ۱۰ دسمبر بروز منگل ہوگا احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ ان کی مکمل صحت کے لئے دعا کریں۔

نوجوان نسل کو جماعتی کاموں میں شامل کرو

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں)

"ایک اور بات میں آپ کو بتا دوں۔ مجھے اس کا بڑی شدت سے احساس ہے۔ میں نے وہاں (مغربی افریقہ میں۔ ناقل) جب کمیٹی بنائی "نصرت جہاں ریزرو فنڈ" کے اکاؤنٹ کو اوپریٹ کرنے کے لئے تو ان سے میں نے کہا کہ اس کمیٹی میں ایک نوجوان ضرور رکھوں گا۔ اگلی نسل کو یہ پتہ لگنا چاہیئے کہ ہماری بھی ذمہ داری ہے اور ہماری بھی CONTRIBUTIONS (کانٹری بیوشنز) ہیں۔ صرف بڑوں کا یہ کام نہیں ہے۔ نوجوان نسل ساتھ شامل ہونی چاہیئے۔ چنانچہ اس سہ رکنی کمیٹی میں ایک نوجوان کو نامزد کر کے اس کا اعلان کر دیا۔ تاہم یہ مستقل نہیں ہے۔ ہر سال میں بدل دیا کروں گا۔ تاکہ دوسرے نوجوان آگے آئیں۔ پھر ان کی عزت افزائی ہوگی اور کام کرنے اور ثواب کمانے کا موقعہ ملے گا۔ پس جہاں جہاں بھی ہمارے نظام قائم ہیں ان کو اس طرف توجہ کرنی چاہیئے میں سمجھتا ہوں کہ نوجوانوں میں سے ۳۰ فیصدی کو اپنے مشوروں میں اور دوسرے جماعتی کاموں میں شامل کریں ورنہ اگلی نسل کو یہ پتہ ہی نہیں لگے گا کہ ان کی ذمہ داریاں کیا ہے اور انہیں کس طرح نباہنا ہے؟ اور ذمہ داریوں کو نباہ کر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے انعامات کس

باقی ص۸ پر

"میرے خطبے میرے الفاظ میں جماعت کے افراد تک پہنچائے جائیں"

سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک اہم ارشاد

"جماعت کی عدم تربیت کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ ساری جماعت تک آئمہ کے خطبے نہیں پہنچتے۔ میں جب زور دیتا ہوں کہ میرے لفظوں میں جماعت تک یہ آواز پہنچایا کرو تو مجھے ذرا بھی اپنے خطبے پڑھوانے کا شوق نہیں ہے۔ (ہم اس سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں)۔

اگر یہ (اللہ کی پناہ) دکھاوا ہے تو میں اس دکھاوے پر لعنت ڈالتا ہوں مگر میں جانتا ہوں، میرا دل جانتا ہے کہ بڑی محنت کے ساتھ، بڑے سوچ بچار اور دعاؤں کے ساتھ میں ایک تربیت کا پروگرام بناتا ہوں۔ منتوں اسی پروگرام پر وقت خرچ کرتا ہوں اور میرا دل چاہتا ہے کہ ہر احمدی میری آواز میں میری بات خود سن لے۔ اگر (اردو) نہیں سمجھ سکتا تو اس کے ترجمے اس تک پہنچ جائیں اور ان ترجموں کو سن کر وہ فائدہ اٹھائے کیونکہ وہ الفاظ دل کی گہرائی سے نکلتے ہیں۔ خواہ فصاحت و بلاغت کے لحاظ سے ان میں کیسے ہی نقص کیوں نہ ہوں لیکن بڑا فرق ہے اور سچے دل کے درد سے جو بات اُٹھتی ہے، اس کا اور اثر ہوتا ہے۔ مگر بعض امراء ایک مخفی تکبر کی وجہ

باقی ص۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۸ فتح ۱۳۷۰ ہش ۸ دسمبر ۱۹۹۱ء

تعلق باللہ اور مشکلات

ہر وہ شخص جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھتا ہے اور اسے اس بات کا بھی ادراک ہے کہ اس کی صفات کیا ہیں اور کس طرح ہر چیز اس کے قبضۂ قدرت میں ہے اور وہ جو چاہے کر سکتا ہے۔ ایسا شخص یہ جانتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ تعلق پیدا ہو جائے تو ہر کام آسان ہو جاتا ہے اور ہر مشکل راستے سے ہٹ جاتی ہے۔ لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں جاننے کی اشد کی ضرورت ہے ایک تو یہ کہ اللہ تعالیٰ سے تعلق ہے کس بات کا نام۔ یعنی تعلق باللہ کیا ہے اور دوسرے یہ کہ آسانیاں پیدا ہونا اور مشکلات کے دور ہونے سے کیا مراد ہے۔

اگر انسان ہر بات اور ہر کام میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کو مدِنظر رکھے تو کہا جا سکے گا کہ اللہ تعالیٰ سے اس کا تعلق ہے۔ اور اگر وہ صرف اس کا نام لیتا رہے اور کرے سب کچھ وہی جو اس کی اپنی مرضی ہو۔ بات اچھی ہو یا بُری۔ کام نیک ہو یا بد۔ اسے اس کے کرنے میں کچھ ہچکچاہٹ محسوس نہ ہو تو اسے تعلق باللہ سے کوئی واسطہ نہیں ہو سکتا۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دور ہے اور اس دوری کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑے گا۔

جہاں تک کسی کام کے آسان ہونے اور مشکلات کے دور ہونے کا تعلق ہے کسی کا تعلق باللہ اس بات کا ضامن نہیں ہو سکتا کہ اسے کبھی کوئی تکلیف آئے ہی نہ اور ہر کام اس کے لئے آسان ہو جائے۔ اس کا مطلب یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات کو یا دور کر دے گا یا اس کے دل کو اطمینان عطا کر دے گا کہ جو کچھ بھی ہو رہا ہے اسی میں اس کی بہتری ہے اور انجام کار وہ کام اور وہ مشکل اس کے لئے بہتر ہی ثابت ہوگی۔ انسان دعا تو کرے گا کہ الٰہی مشکل دور کر دے۔ لیکن برکت کس بات میں ہے مشکل کے دور ہونے میں یا اس مشکل کے وارد ہو جانے میں۔ اس بات کا تو علم خدا تعالیٰ ہی کو ہے اور اگر انسان کا تعلق خدا سے ہے تو یقیناً اللہ تعالیٰ اس کی بہتری کا سامان ہی کرے گا۔ چاہے مشکلات دور کر کے اور چاہے مشکلات میں سے گذار کر۔ اگر ہم تعلق باللہ کی حقیقت سے آگاہ نہ ہوں اور ہمیں یہ بھی معلوم نہ ہو کہ وہ کس طرح مدد کرتا ہے تو ہمارے دل میں خدا کے متعلق بھی غلط خیالات پیدا ہو سکتے ہیں اور اپنی مشکلات کے دور ہونے یا ان میں سے گذرنے کے متعلق بھی۔

پس ہمیں اللہ تعالیٰ سے تعلق پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی اس کی رضا کو ہر بات میں اور ہر کام میں مدنظر رکھنا چاہیئے۔ اور کوئی بات یا کوئی کام ایسا نہیں کرنا چاہیئے جو اس کی رضا کے خلاف ہو۔ اور ہمیں مشکلات میں سے خوشدلی کے ساتھ گذرنے کی عادت پیدا کرنی چاہیئے۔ ہمیں چاہیئے کہ ہم ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا پر خوش رہیں اور اس یقین سے پُر رہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے لئے جو کچھ بھی کرے گا ہماری بہتری کے لئے کرے گا۔ بعض اوقات یہ بہتری فوری طور پر ظاہر ہو جاتی ہے اور بعض اوقات کچھ وقت لگتا ہے لیکن اگر ہم اللہ کی رضا پر راضی ہوں تو بہتری ہمیں ملے گی ضرور۔

اے خدا تو ہمیں اپنی ہستی میں یقین عطا کر۔ اپنی صفات کے ادراک سے ہمیں نواز اور ہمیں اس بات پر پختگی سے قائم رکھ کہ جو کچھ تو کرتا ہے ہماری بہتری کیلئے کرتا ہے

جو ہاتھ مری پشت پہ رکھا ہے اُسے دیکھ
دیکھے گا فقط مجھکو تو سمجھے گا نہ یہ بات
طے کرتا ہوں کس طرح ہر اک منزلِ دشوار
کرتے تھیں کیوں مجھکو ہراساں مرے حالات

ابوالاقبال

○

چلتا ہے جنوں حلقۂ ادراک سے آگے
ہر بات میں اندیشۂ چالاک سے آگے

روکو نہ مجھے چارہ گرو! اپنے جہاں میں
منزل ہے مری اس خس و خاشاک سے آگے

بنتا ہے وہی رونق پیمانہ و مینا
پانی جو گزر جائے رگِ تاک سے آگے

ہے یہ بھی بجا میں تجھے پہچان نہ پایا
تھا تو بھی تو میری حدِ ادراک سے آگے

یارب اسے پروانہ کی طاقت بھی عطا ہو
جاتا ہے مری آہ نے افلاک سے آگے

وہ دل کا لہو چل کے جو آتا ہے پلک تک
جاتا ہے کہاں دیدۂ نمناک سے آگے

جینا بھی یہیں ہے، مجھے مرنا بھی یہیں ہے
جانا نہیں مجھ کو حرمِ پاک سے آگے

ناہید رواں ہیں سفرِ زیست پہ دونو
جائے گی مری رُوح مری خاک سے آگے

عبد المنان ناہید

حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) فرماتے ہیں:۔
"تم اپنے اندر تقویٰ پیدا کرو۔ غفلت اور سستی کو چھوڑ دو اور لغو بحثوں سے احتراز کرو۔ اور ایسی مجلسیں جن میں ہنسی اور مخول ہوتا ہو ترک کر دو۔ اور اپنے دلوں کو نرم کرو بلکہ پگھلا لو۔ کیونکہ پگھلی ہوئی چیز کو جس سانچے میں ڈھالا جائے اسی میں ڈھل جاتی ہے جن لوگوں کے دل سخت ہوتے ہیں ان کو خدا متقیوں کے سانچے میں نہیں ڈھالتا۔ پس تم خدا تعالیٰ کے حضور اپنے آپ کو ڈال دو۔ ایک بچہ جس وقت ہاتھ پاؤں بھی نہیں ہلا سکتا اس وقت ماں باپ اس کی فکر کرتے ہیں اور اس کی ہر ایک طرح نگہداشت کرتے ہیں۔ تم بھی خدا تعالیٰ کے آگے اسی طرح اپنے آپ کو ڈال دو جس طرح دودھ پیتا بچہ ہوتا ہے تاکہ تمہارے بولنے اور کہنے کی بھی ضرورت نہ رہے۔ اور خدا تعالیٰ تمہارے لئے خود ہی سامان پیدا کر دے۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ اصغر ملک کاشمیری

(ہفت روزہ المصلح کراچی شمارہ ۱۴ و ۱۹)

کشمیر کی کہانی

۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء ریاست جموں و کشمیر کی تاریخ میں ایک یادگار دن ہے جب کہ اہلِ کشمیر نے ڈوگرہ حکومت کے سو سالہ دور غلامی کا جُوا اپنی گردنوں سے اتار پھینکا یہ جرأت مندانہ اور مجاہدانہ اعلان کرنے والے کون تھے؟ یہ کشمیر کے بطلِ جلیل تحریک آزادیٔ کشمیر کے بانی، قلعہ ہری پربت کے پہلے قیدی اور مہاراجہ کشمیر کے ظالمانہ قوانین کے توڑنے والے پہلے ڈکٹیٹر خواجہ غلام نبی انور گلکار تھے۔ مگر یہ کس قدر ستم ظریفی ہے کہ ۴ اکتوبر کی بجائے ۲۴ اکتوبر کو یومِ آزاد کشمیر منایا جاتا ہے جو کہ آزاد کشمیر کی حکومت کی تشکیل نو کا دن ہے۔ یہ حقیقت ثابت شدہ ہے کہ ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کا اعلانِ آزادی اور مہاراجہ کشمیر کی معزولی کا حکم اسی زمانے میں پاکستان اور دنیا کے دوسرے اخبارات میں چھپ کر حقیقت کو آشکار کر چکا ہے۔ محض مذہبی تنگ نظری یا ذاتی عداوت کی وجہ سے تاریخی حقائق کو بدلنا یا چھپانا تاریخ اور اپنی قوم پر بہت بڑا ظلم ہے۔ میں تاریخ کشمیر کی درستی، نئی پاکستانی اور کشمیری نسل کی آگاہی کے لئے اکتوبر ۱۹۴۷ء کے اخبارات کے چند حوالے پیش کرتا ہوں تاکہ قارئین پر حقیقت آشکار ہو جائے۔

سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور نے ۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے شمارے میں لکھا۔

"ریاست کشمیر کے لئے عارضی جمہوری حکومت کا قیام مظفر آباد میں پاکستان کی سرحد سے ۲۰ میل دور عمل میں لایا گیا ہے بمطابق اس تار کے جو سنیچروار کی رات ۳ اکتوبر راولپنڈی سے موصول ہوا ہے۔ یہ اعلان مسٹر انور کے دستخط سے جاری ہوا ہے۔ جو اپنے تئیں صدر عارضی جمہوری حکومت کشمیر بیان کرتے ہیں۔ تار میں درج ہے کہ برطانیہ کا اقتدارِ اعلیٰ ختم ہونے کے ساتھ ہی کشمیر کے حکمران خاندان کے وہ تمام حقوق زائل ہو گئے ہیں۔ جن کا بیعانہ امرتسر کی بنیاد پر دعویٰ تھا۔ جس کے تحت برطانیہ نے کشمیر کو مہاراجہ گلاب سنگھ کے ہاتھوں بعوض معمولی رقم مبلغ پچاس لاکھ جو کہ ۷۵ لاکھ نانک شاہی کے برابر ہے منتقل کر دیا تھا۔ گلاب سنگھ موجودہ مہاراجہ ہری سنگھ کا جدِ امجد تھا۔

ریاستی عوام مظفر آباد کو ہیڈ کوارٹر بنا کر عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر کا قیام عمل میں لائے ہیں۔ اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ایک بجے رات کے بعد ہری سنگھ موجودہ حکمران یا کوئی اور شخص جو کہ اس کے احکام یا ہدایت کے تحت ریاست پر حکمرانی کا دعویٰ کرے۔ اس کو عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر کے قوانین کے تحت سزا دی جائے گی۔ آج سے تمام قوانین، احکام اور ہدایات جو عارضی جمہوریہ حکومت کشمیر کی جانب سے شائع اور جاری ہونگے۔ عوام کا فرض ہے کہ وہ ان احکام کی تعمیل اور احترام کریں۔ مسٹر انور کشمیر مسلم کانفرنس کے ممتاز ممبر ہیں۔ جس مسلم کانفرنس کے پریذیڈنٹ چوہدری غلام عباس اور جنرل سیکرٹری آغا شوکت علی ہیں"

(ایسوسی ایٹڈ پریس آف انڈیا سول اینڈ ملٹری گزٹ لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۴۸ء)

۲۔ انگریزی اخبار لائٹ لاہور ۸ اکتوبر ۱۹۴۷ء کی خبر کا عنوان ہے کہ

"کشمیری عوام نے خود مختاری کا اعلان کر دیا۔ اخبار لکھتا ہے کہ

"ہم پریس میں جانے کی تیاری کر رہے تھے کہ کشمیر سے یہ خوشخبری آئی کہ کشمیر کے عوام نے ریاست کشمیر کی خود مختاری کا اعلان کر دیا ہے اور عارضی حکومت کا قیام بمقام مظفر آباد عمل میں لایا گیا ہے۔ خود مختاری کے اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ہری سنگھ کا راج ۱۵ اگست ۱۹۴۷ء (بمطابق قانون آزادی ہند) ختم ہوا ہے۔ اسے کوئی اخلاقی قانونی اور مذہبی حق نہیں ہے کہ وہ ریاست کے عوام کی مرضی کے خلاف حکمرانی کرے۔ اس کے نتیجے میں اسے معزول کیا جاتا ہے۔ اور ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء سے اس پر عمل درآمد ہوگا۔ اعلان میں مزید بتایا گیا ہے کہ تمام وزراء، عہدیدار اور ملازمین پر فرض عائد ہوتا ہے کہ عارضی جمہوریہ کشمیر کے احکام اور ہدایات کی پوری پوری پابندی کریں۔ جو کوئی اس آئینی طور پر قائم کردہ حکومت کی خلاف ورزی کرے گا یا کسی رنگ میں بھی معزول شدہ غاصب حکمران مہاراجہ کی امداد یا حوصلہ افزائی کرے گا وہ بغاوت کا مجرم ہوگا اسے اسکی مناسب سزا دیجائے گی"

۳۔ برطانیہ کے مشہور اخبار لندن ٹائمز نے جو خبر شائع کی۔ اس کا عنوان تھا۔

"انور نے ہری سنگھ کو معزول کر دیا"۔

اسی طرح کشمیر کے مشہور معروف تاریخ دان پریم ناتھ بزاز اور دوسرے کشمیری مؤرخین نے بھی خواجہ غلام نبی گلکار انور کو ہی جمہوریہ آزاد کشمیر کا بانی صدر قرار دیا اور ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہی یوم آزادی قرار دیا۔ معروف کشمیری صحافی میر عبدالعزیز نے اپنے ہفتہ روزہ انصاف میں پوری تحقیقات کر کے اس تاریخی حقیقت کو محفوظ کر دیا۔

آزاد کشمیر کی حکومت کا قیام۔ پہلی تشکیل ۴ اکتوبر دوسری تشکیل ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء

قارئین کرام نے مستند حوالے پڑھ کر اندازہ لگایا ہوگا کہ آزاد کشمیر حکومت کا قیام ۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو ہوا۔ اور اس کے بانی تحریک آزادیٔ کشمیر کے مشہور لیڈر خواجہ غلام نبی گلکار ہیں جنہوں نے اس وقت اپنے خفیہ نام انور کے نام سے اعلانِ آزادی کیا تھا۔ چونکہ تمام اسکیم انڈر گراؤنڈ تھی اس لئے صدر سمیت تمام وزراء کے نام کے نام بھی خفیہ رکھے گئے تھے۔ تاکہ وہ اور ان کے رشتہ دار مقبوضہ کشمیر میں مہاراجہ کے ظلم و ستم کا نشانہ نہ بنیں۔

خواجہ غلام نبی گلکار انور نے جو اس وقت زیرِ زمین کابینہ بنائی تھی۔ وہ مندرجہ ذیل افراد پر مشتمل تھی۔

۱۔ خواجہ غلام نبی گلکار انور — صدر عارضی جمہوریہ آزاد کشمیر
۲۔ سردار محمد ابراہیم خان — وزیر اعظم ،، ،،
۳۔ غلام حیدر جنڈالوی — وزیر دفاع ،، ،،
۴۔ نذیر حسین شاہ — وزیر مال ،، ،،
۵۔ ڈاکٹر وزیر احمد قریشی — وزیر صحت ،، ،،
۶۔ ڈاکٹر بشیر محمود — ڈائریکٹر میڈیکل سروسز ،،
۷۔ خلیفہ عبدالمنان — چیف انجینئر

اس کے علاوہ وزیر صنعت، وزیر زراعت ریشم خانہ کے ڈائریکٹر، آئی جی، ڈی آئی جی پولیس وغیرہ عہدیدار بھی خفیہ ناموں سے مقرر کئے گئے تھے۔

بحوالہ آزادیٔ کشمیر صـ ۶۳۰

مہاراجہ کشمیر کی معزولی اور تشکیل حکومت کے بعد خواجہ گلکار انور خفیہ طور پر سری نگر پہنچ گئے اور وہاں فوجی رضا کاروں کا ایک جتھہ تیار کیا اور مہاراجہ کشمیر کو گرفتار کرنے کے لئے کارونیشن ہوٹل میں خفیہ اجلاس منعقد ہوتے رہے۔ اس سکیم میں کیپٹن بدرالدین، کیپٹن جمال الدین، مرزا عبدالرشید ایم ایل اے سجادہ نشین درگاہ کنباہ اور دوسرے حریت پسند دوست شامل ہوتے رہے۔

کشمیر کے نامور مؤرخ پنڈت پریم ناتھ بزاز اپنی مشہور تاریخی کتاب جدوجہد آزادیٔ کشمیر میں لکھتے ہیں کہ اس سے پہلے کہ مسٹر گلکار مہاراجہ کشمیر کو دیکھ بھی سکتے لڑائی پھوٹ پڑی اور صوبائی حکومت (یعنی آزاد حکومت) کے رئیس اپنے ہیڈکوارٹر مظفر آباد واپس نہ آسکے۔ اس کے بعد گلکار دسمبر ۱۹۴۷ء کو گرفتار کر لئے گئے اور مہاراجہ کے آدمیوں کے ہاتھوں جیل بھیج دیئے گئے۔ جیل جانے سے پہلے گلکار صاحب نے شیخ عبداللہ سے ملاقات کی۔ نگران پر یہ ظاہر نہ کیا کہ وہ عبوری حکومت کے صدر ہیں کیونکہ اس وقت شیخ عبداللہ نہرو کے جال میں پھنس چکے تھے۔

(تاریخ جدوجہد کشمیر صـ ۶۲۱، ۶۲۲)

ان حالات میں مہاراجہ کشمیر سے بھاگ نکلا اور گرفتار نہ ہو سکا۔ بلکہ خود گلکار صاحب ہی آزاد حکومت کے قیام اور انقلابی سرگرمیوں کی پاداش میں گرفتار ہو گئے۔ گلکار صاحب کے گرفتار ہونے تک انڈر گراؤنڈ تنظیم نے ہزاروں اشتہار آزاد حکومت کی تشکیل اور جنگِ آزادی کے حق میں سارے کشمیر میں تقسیم کئے۔ جس سے تحریک کو مزید تقویت حاصل ہو گئی۔ اس وقت سرینگر جیل کے اندر جو قیدی تھے ان سیاسی قیدیوں نے جیل کی دیواروں پر ڈوگرہ حکومت مردہ باد اور آزاد کشمیر زندہ باد کے نعرے لکھے۔

خواجہ غلام نبی گلکار انور کے مقبوضہ کشمیر چلے جانے کے بعد ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو حکومت آزاد کشمیر کی دوسری ترتیب عمل میں آئی۔ جس کے صدر سردار محمد ابراہیم خان بنے جو کہ ۴ اکتوبر والی انڈر گراؤنڈ حکومت میں وزیر اعظم تھے۔ اس ۲۴ اکتوبر کی جانشین حکومت کے عہدیدار درج ذیل تھے۔

۱۔ سردار محمد ابراہیم خان — صدر
۲۔ سید علی احمد شاہ — وزیر
۳۔ چوہدری عبداللہ خان بھلی ،،
۴۔ خواجہ غلام دین وانی ،،
۵۔ سید نذیر حسین شاہ ،،
۶۔ ثناء اللہ شمیم ،،

اس نو تشکیل شدہ حکومت کی طرف سے ۲۴ اکتوبر ۱۹۴۷ء کو پلندری پونچھ سے ایک اعلان جاری ہوا جس میں ۴ اکتوبر والی گلکار حکومت کی اولیت کا حوالہ دیتے ہوئے ظاہر کیا گیا تھا کہ حکومت ریاست کے بیشتر حصے پر قابض ہو چکی ہے۔ اصل اعلان جو ۲۵ اکتوبر ۱۹۴۷ء کے پاکستان ٹائمز میں شائع ہوا۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں

"تم لوگ سچے دل سے توبہ کرو تہجد میں اٹھو دعا کرو، دل کو درست کرو کمزوریوں کو چھوڑ دو اور خدا تعالیٰ کی رضا کے مطابق اپنے قول اور فعل بناؤ۔ یقین رکھو کہ جو اس نصیحت کو ورد بنائیگا۔۔۔ اللہ تعالیٰ اس پر فضل کرے گا۔"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ۔۔۔۔ نون سین

واشنگٹن میں امن کانفرنس

یہ فیصلہ تو ہو گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں قیام امن کا اگلا اجلاس واشنگٹن میں ہو گا۔ اُردن فلسطین گروپ نے اس بات پر صاد کر دیا ہے۔ لیکن جہاں تک اسرائیل کا تعلق ہے اس کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ اگر اگلا اجلاس واشنگٹن میں ہوا تو یہ موقعہ خاصی مشکلات کا باعث بنے گا انہوں نے کہا کہ یہ جگہ ہمارے لئے پہنچ سے دور معلوم ہوتی ہے۔ اور اس لئے ہمیں اپنے لوگوں کو وہاں پہنچانے میں دقت پیش آئے گی۔ یزک شمیر اے۔بی۔ایس ٹیلیوژن کو انٹرویو دے رہے تھے۔ جب یہ کہا گیا کہ وہ بیت المقدس کے ساتھ ٹیلیفون پر رابطہ رکھ سکتے ہیں تو انہوں نے کہا کہ اگر آپ کو ایسی گفت و شنید کا کوئی تجربہ ہے تو آپ یہ جانتے ہوں گے کہ ٹیلی فون پر رابطہ رکھنا مناسب نہیں ہوتا شمیر گذشتہ روز دس روزہ امریکہ کے دورے سے واپس آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ وہ واشنگٹن کو مقام اجلاس بنانے کے سلسلے میں اپنی حکومت سے مشورہ کریں گے۔ جسکا مطلب یہ ہے کہ اگر حکومت نے واشنگٹن کو مناسب نہ سمجھا تو وہ اس اجلاس میں حصہ نہیں لیں گے اور یہ سبھی جانتے ہیں کہ اگر مشرق وسطیٰ کے امن کے قیام کے سلسلے میں کسی اجلاس میں اسرائیل حصہ نہ لے تو اس کانفرنس کا انعقاد ہی بے معنی ہو جاتا ہے۔

تل ابیب پہنچ کر یزک شمیر نے کہا کہ انہوں نے جارج بش سے بار بار کہا ہے کہ وہ واشنگٹن کو مقام اجلاس مقرر نہ کریں ان ساری باتوں کے باوجود یزک شمیر نے کہا ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ معاملہ آگے بڑھے اب اس معاملے کی تفاصیل پیش کرنے اور نہایت اہم باتوں کے فیصلے کا وقت قریب آگیا ہے۔ ان کے اس خیال سے یہ سمجھا جاتا ہے کہ تمام مشکلات کے باوجود کسی نہ کسی طرح واشنگٹن میں بھی ہونیوالے اجلاس میں حصہ لیں گے۔ جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے۔ اردن کے ساتھ مل کر جو فلسطینی مشرق وسطیٰ میں قیام امن کی اس کانفرنس میں حصہ لے رہے ہیں۔ انہوں نے اس بات کی حامی بھر دی ہے کہ اگلا اجلاس جو ۴ر دسمبر کو ہونے والا ہے۔ اس میں وہ شرکت کریں گے۔ اس وفد کے لیڈر حیدر عبد الشفیع ہیں عبد الشفیع گذشتہ دنوں ماسکو گئے ہوئے تھے انہوں نے واپسی پر کہا کہ واشنگٹن جانے سے قبل وہ اردن کی حکومت سے گفت و شنید کریں گے۔ جہاں تک پی۔ایل۔او کے چیئرمین یاسر عرفات کا تعلق ہے۔ انہوں نے اپنا ایک اعلیٰ نمائندہ شام بھیجا ہے تاکہ وہ ۴ر دسمبر کو ہونے والے اجلاس کے متعلق مشورہ کر سکیں ۔ یہ بھی پتہ چلا ہے کہ مصر کے صدر حسنی مبارک بھی اسی سلسلے میں شام گئے۔ (اب پتہ چلا ہے کہ امریکہ نے پی ایل او کے نمائندوں کو اجلاس میں شرکت کی اجازت نہیں دی)۔

ایودھیا کے راجہ

ایودھیا کچھ عرصہ سے خبروں میں خاصا نمایاں ہے۔ یہ ہندوستان کا وہ علاقہ ہے جہاں بابری مسجد واقع ہے اور جسے ہندو رام چندر جی کی جنم بھومی بھی کہتے ہیں۔ اس علاقہ کے راجہ کا نام بی چندرا موہن پرتاپ مصرا ہے لوگ انہیں پیار سے باپو کہتے ہیں۔ لیکن بتایا جاتا ہے کہ آج کل وہ خاصے پریشان ہیں۔ اسلئے کہ ان کا محل متنازعہ جگہ سے صرف ایک کلومیٹر کے فاصلے پر واقع ہے۔ اور یہ متنازعہ جگہ ایسے ایسے مناظر پیش کرتی رہتی ہے کہ قرب و جوار میں رہنے والوں کی نیندیں حرام ہو جائیں اگر ہندوستان میں آج سے بیس سال قبل راجہ مہاراجہ لوگوں کو اپنے حکمرانی کے حقوق سے فارغ نہ کر دیا ہوتا تو مسٹر مصرا جنکی عمر اس وقت ۳۹ سال ہے ایودھیا کے باقاعدہ راجہ ہوتے۔ اب تو اگر وہ راجہ ہیں بھی تو نام کے۔ لیکن بہرحال چونکہ ان کا خاندان راجاؤں کا خاندان ہے۔ اسلئے حکمرانی کے حقوق حاصل نہ ہونے کے باوجود انہیں راجہ ہی کہا جاتا ہے اور عوام الناس کے دل میں ان کی عزت بھی ہے۔ یہ جگہ جسے رام چندر جی کی جنم بھومی کہا جاتا ہے۔ وہاں بابر بادشاہ کے زمانے میں ۱۵۲۸ء میں ایک مسجد تعمیر کی گئی تھی۔ اگرچہ مسٹر مصرا جنہیں باپو یا بھائیا جی کہا جاتا ہے۔ اپنے اختیارات کے ذریعے وہاں کوئی فیصلہ تو نہیں کر سکتے لیکن اسمیں کوئی شک نہیں کہ قانونی طور پر انہیں پریشانی بھی لاحق ہے اور ان سے کچھ امیدیں بھی وابستہ کی جاتی ہیں۔ ان کی رعایا جواب حقیقی معنوں میں ان کی رعایا نہیں ہے۔ پہلے تو امن کی زندگی گذار رہی تھی۔ اب ان دونوں میں خاصا مناقشہ شروع ہو گیا ہے۔ ان کا اپنا خیال یہ ہے کہ اس قسم کے مناقشے قومی انتخابات کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں۔ وہ یہ بھی کہتے ہیں کہ میں نے حکومت سے کہا ہے کہ اس معاملے کو ہمارے سپرد کر دیجئے۔ ہم اسے بہتر طریق پر نمٹا لیں گے لیکن حکومت ایسا کرنے کیلئے تیار نہیں ہے ان کا خیال ہے کہ ایک ہی فیملی کے دو افراد جو آپس میں بھائی بھی ہیں ایک دوسرے سے برسر پیکار ہیں اور کوشش کی جائے تو ان دونوں میں صلح کروائی جا سکتی ہے۔ آج تک جو اس سلسلے میں مظاہرے کئے جا چکے ہیں ان میں ایک اندازے کے مطابق کم از کم دو ہزار افراد ہلاک ہو گئے ہیں۔

ایک کتاب

یورپین عدالت کا فیصلہ

گذشتہ دنوں ایک سابق برطانوی جاسوس کی کتاب "سپائی کیچر" آسٹریلیا میں شائع ہوئی تھی۔ اور دیگر ملکوں کے علاوہ امریکہ میں بھی اس کی خاصی تشہیر کی گئی تھی اور وہ بہت بڑی تعداد میں فروخت ہوئی تھی۔ برطانیہ نے اس کتاب کے متعلق اس خیال کا اظہار کیا تھا کہ اس میں ایسے راز افشا کئے گئے ہیں جو حکومت کے خلاف استعمال کئے جا سکتے ہیں۔ خاص طور پر وزیر اعظم مسٹر ہیرلڈ ولسن کا اس میں ذکر تھا اور دوست سفارت کاروں کے دفتروں سے چوری چھپے معلومات حاصل کرنے کا۔ اس لئے اس کتاب پر پابندی لگا دی گئی تھی۔ لیکن اس کے باوجود تین اخبارات گارڈین آبزرور اور سنڈے ٹائمز نے اس کتاب کے اقتباسات شائع کرنے شروع کر دئے اور جب حکومت نے ان کے خلاف کارروائی کی دھمکی دی تو انہوں نے اپنے مؤقف کو درست ثابت کرنے کے لئے انسانی حقوق کی یوروپین عدالت میں استغاثہ دائر کر دیا۔ اس عدالت نے جس کے ججوں کی تعداد ۲۴ تھی متفقہ فیصلہ دیے کر ان تینوں اخبارات کے استغاثہ کو تسلیم کر لیا اور برطانوی حکومت کو اس بات کا ذمہ دار ٹھہرایا کہ اس نے انسانی حقوق کی برطانوی یوروپین کنونشن کی شق نمبر ۱۰ کی خلاف ورزی کی ہے۔ اس شق کے مطابق ان اخبارات پر اس کتاب کے اقتباسات شائع کرنے کی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی تھی۔ شروع میں۔ برطانوی حکومت نے آسٹریلیا کی عدالتوں میں قانونی چارہ جوئی کرنے کی کوشش کی تاکہ یہ کتاب (جس کے مصنف پیٹر رائٹ (PETER WRIGHT) ہیں کو ضبط کیا جائے کیونکہ اس میں سرکاری رازوں کو افشا کرنے کی کوشش کی گئی ہے لیکن وہ اس میں کامیاب نہ ہو سکے۔ مسٹر رائٹ نے اپنی اس کتاب میں ایم۔ ۱۵ یعنی برطانوی جاسوسی ادارے کی بعض خفیہ کارروائیوں کا ذکر کیا تھا۔ مصنف کا کہنا ہے کہ اس وقت کی خفیہ ایجنسی برطانیہ کے وزیر اعظم کے متعلق یہ شکوک و شبہات پیش کر رہی تھی کہ ان کے مشرقی یوروپ میں کمیونسٹوں کے ساتھ تعلقات ہیں۔ اس لئے انہیں وزارت عظمیٰ سے برطرف کر دینا چاہیئے۔ لندن میں فرانسیسی سفارت خانے سے راز چرانے کا بھی الزام لگایا گیا تھا۔ یوروپین انسانی حقوق کی عدالت نے کہا ہے کہ برطانوی عدالتوں نے بھی جو احکام جاری کئے ہیں۔ وہ مناسب نہیں ہیں۔ اگرچہ یہ بات کھل کر تو نہیں کہی گئی۔ لیکن کسی نہ کسی رنگ میں تأثر ضرور دیا گیا ہے۔ اس عدالت نے تینوں اخبارات کو ایک لاکھ پاؤنڈ ہرجانہ دینے کا فیصلہ بھی صادر کیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ان اخبارات نے اس مقدمے کے لئے دس لاکھ پاؤنڈ کے قریباً خرچ کئے ہیں۔

فوری فیصلوں کی عدالتیں

کچھ عرصہ سے پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن اور پاکستان ٹیلی وژن ان فیصلوں کی تشہیر کر رہے ہیں جو ایسی عدالتوں کیطرف سے صادر کئے جاتے ہیں جنہیں سرعت کے ساتھ سماعت اور فیصلہ کے لئے (خصوصی طور پر دہشت گردی کے سلسلے میں یا دیگر بڑے بڑے جرائم کی صورت میں) قائم کیا گیا تھا۔ ان میں عام طور پر موت کی سزا کا اعلان ہوتا ہے یا قید اور جرمانے کا بھی۔ اب اخبارات کے مطابق ایک وکیل خواجہ سعید الظفر نے لاہور ہائی کورٹ کو درخواست دی ہے کہ وہ وزارت اطلاعات، پاکستان ٹیلی وژن، پاکستان براڈکاسٹنگ کارپوریشن کو ایسا کرنے سے منع کرے۔ ان کا کہنا ہے کہ ان عدالتوں کے فیصلے عام عدالتوں کی ہتک عزت اور اس تشہیر سے دوسری عدالتوں کے متعلق غلط خیالات پیدا ہونے کا امکان ہے انہوں نے کہا ہے کہ ٹیلی وژن اور ریڈیو دونوں وزارت اطلاعات کی طرف سے حکم پا کر ایسا کر رہے ہیں تقریباً پانچ سے دس منٹ تک

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زراعت ——— سید ظہور احمد شاہ

ماہی پروری ——— ایک منافع بخش کاروبار

ماہی پروری زراعت کے ہم پلہ ایک اہم نفع بخش کاروبار ہے۔ زراعت پیشہ افراد مقامی سطح پر موجود سستے ذرائع پیداوار سے مچھلی فارم بنا سکتے ہیں۔ پنجاب کے طول و عرض میں بنجر اور ناکارہ زمینوں میں مچھلی کے تالاب بنا کر مچھلی پالی جاسکتی ہے چونکہ دیہات میں زراعت کے ساتھ ساتھ مویشی پالنا بھی زراعت کا ایک اہم جزو ہے اس لئے جانوروں سے حاصل شدہ گوبر اور پولٹری فضلات مچھلی فارم میں نہایت اہم نامیاتی کھاد کے طور پر استعمال کی جا سکتی ہیں اور مچھلی کے لئے قدرتی خوراک کی فراہمی کا باعث بنتی ہے۔ اس کے علاوہ خراب شدہ زرعی اجناس جیسے گندم مکئی، چاول وغیرہ کھل کے ساتھ ملا کر مچھلی کی اضافی خوراک کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ ان تمام وسائل کی موجودگی میں مچھلی فارم پر آنے والی لاگت بہت کم ہے ایک سال کے بعد نہایت عمدہ معیار کا گوشت انہی ناکارہ چیزوں کے استعمال سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔ دیہات میں موجودہ جوہڑ اور تالاب خوراک کے معاملے میں بہت زرخیز ہوتے ہیں۔ معمولی ردو بدل اور مرمت کے بعد یہ تالاب مچھلی کی افزائش کے لئے استعمال ہو سکتے ہیں۔

زرعی فصل کو دئے جانے والے پانی کا ایک معمولی حصہ مچھلی کی پرورش کے لئے استعمال ہوتا ہے اس لئے وہ کاشتکار جن کے ہاں ٹیوب ویل موجود ہیں ان کے ہاں ماہی پروری پر اٹھنے والے اخراجات نہ ہونے کے برابر ہوتے ہیں۔ اس کے علاوہ نہری پانی بھی مچھلی فارم میں استعمال کیا جا سکتا ہے۔ نہری پانی کی صورت میں حکومت نے خصوصی رعایتی نرخ مقرر کئے ہیں ایک ایکڑ کے مچھلی فارم پر اٹھنے والے اخراجات کے تخمینے کے مطابق ٹیوب ویل کے بغیر تعمیر شدہ مچھلی فارم پر کل لاگت تقریباً اٹھارہ ہزار روپے آتی ہے۔ تالاب کی کھدائی کے لئے حکومت زرعی نرخوں پر بلڈوزر فراہم کرتی ہے۔ اگر سائنسی خطوط پر فارم کی مناسب دیکھ بھال کی جائے تو ایک سال کے بعد بیس ہزار روپے منافع لیا جاسکتا ہے تالاب کی کھدائی پر اٹھنے والے معمولی اخراجات ہی دراصل کل اخراجات کا بڑا حصہ ہوتے ہیں۔ ایک دفعہ فارم کی تعمیر مکمل ہونے کی صورت میں اخراجات نہایت کم رہ جاتے ہیں۔ اور صرف مویشی اور پولٹری فارموں کے فضلات کو استعمال کرتے ہوئے اعلیٰ معیار کے لحمیات حاصل کئے جا سکتے ہیں مندرجہ ذیل ہدایات کو مدنظر رکھتے ہوئے عمدہ قسم کا مچھلی فارم بنایا جا سکتا ہے

فارم کی بناوٹ

میدانی علاقوں میں تین چار فٹ تک کھدائی سے حاصل شدہ مٹی کناروں پر اکٹھی کرنے سے ایک مکمل تالاب تیار کیا جا سکتا ہے۔ جس کی گہرائی چار سے چھ فٹ تک ہوتی ہے۔ فارم عموماً مستطیل شکل میں تیار کئے جاتے ہیں ان کے کنارے ڈھلوان ہوتے ہیں۔ پانی کی فراہمی اور اخراج کے نظام فارم کے مناسب بندو بست میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

کھادوں کا استعمال

مناسب کھادوں میں گوبر اور گلے سڑے پتے چار ہزار کلوگرام فی ایکڑ سالانہ کے حساب سے استعمال کی جاتی ہیں بعض تالابوں میں نائٹروجن کی کمی کو پورا کرنے کے لئے غیر نامیاتی کھادیں جن میں یوریا اور ڈی۔ اے۔ پی شامل ہیں تین سو سے چار سو کلوگرام فی ایکڑ سالانہ کی شرح سے استعمال کی جاتی ہیں۔

پونگ مچھلی کی سٹاکنگ

محکمہ ماہی پروری کی طرف سے ارزاں نرخوں پر پونگ مچھلی مہیا کیا جاتا ہے۔ مناسب مقدار میں صحت مند پونگ ڈالنے سے پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ ہوتا ہے۔ عموماً ایک ایکڑ کے تالاب میں مخلوط نسل کے پندرہ سو سے دو ہزار پونگ ڈالی جاتی ہے۔

مصنوعی خوراک کی سٹاکنگ

زرعی اجناس جیسے چاول کی پھک اور چھان بورا مناسب مقدار میں کھل بنولہ سے ملا کر مصنوعی اضافی خوراک کے طور پر دی جاتی ہے۔ عموماً فارم میں موجود مچھلی کے کل وزن کا تین فی صد مصنوعی خوراک دی جاتی ہے۔ چونکہ سردیوں میں مچھلی کی درجہ حرارت میں کمی کی وجہ سے نشوونما بھی کم ہوتی ہے اس لئے خوراک کی ضروریات بھی کم ہو جاتی ہیں

آبی پودے اور ان کا انسداد

اس میں کوئی شک نہیں کہ تالاب میں آبی پودوں کی موجودگی صحت مند ماحول پیدا کرنے کے لئے بہت ضروری ہے۔ لیکن اگر یہ پودے افراط میں ہوں تو نقصان دہ ثابت ہو سکتے ہیں۔ بعض دفعہ ان پودوں کی وجہ سے پانی میں کثافتی مادے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور آکسیجن کی کمی کی وجہ سے مچھلی کی موت کا باعث بن سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان پودوں کا انسداد نہایت اہم ہو جاتا ہے۔ یہاں یہ بات دلچسپی سے خالی نہیں ہو گی کہ چین سے حال ہی میں درآمد شدہ ایک مچھلی گراس کارپ پانی میں موجود جڑی بوٹیوں اور گھاس کو خوراک کے طور پر استعمال کرتی ہے۔ اس طرح ان آبی پودوں کے خاتمہ کا باعث بنتی ہے۔

حکومت نے حال ہی میں بیرونی ملک سے ایک ایسی مچھلی کی قسم درآمد کی ہے جو تالاب میں حیرت انگیز طور پر تیزی سے بڑھتی ہے اس مچھلی کو سلور کارپ کہتے ہیں۔ اس مچھلی کو پورے صوبے میں پھیلانے کے لئے محکمہ نے ایک جامع پروگرام بنایا ہے آئندہ سالوں میں اس مچھلی کا پونگ کاشت کاروں کو وافر مقدار میں دستیاب ہو جائے گا۔ اس کے نتیجہ میں صوبہ میں مچھلی کی پیداوار میں انقلابی ترقی کا امکان ہے۔

یورپ میں تارکینِ وطن

مغربی یورپ کے ملکوں میں آج کل غیر ملکیوں پر اور خاص طور پر ایشیائی لوگوں پر حملے کئے جا رہے ہیں۔ ان کی املاک تباہ کی جا رہی ہیں اور ان کے متعلق مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ انہیں ملک چھوڑنے کے لئے کہا جائے۔ شاید انہی باتوں کے پیش نظر مغربی یورپ کے بعض ملکوں میں تارکین وطن کے لئے قوانین سخت سے سخت تر کر دئے گئے ہیں۔ ان ممالک میں برطانیہ بھی شامل ہے۔ برطانیہ میں داخلے کے لئے بھی عنقریب پہلے سے کافی زیادہ مشکلات پیش آئیں گی۔ لیکن ایمنسٹی انٹرنیشنل (اے۔ آئی) نے اپنی رپورٹ میں ان ممالک کی مذمت کی ہے اور کہا ہے کہ یہ محض لوگوں پر کئے گئے تشدد سے ڈر کر مزید لوگوں کو آنے کی اجازت نہیں دینا چاہتے۔ اور شائد جو لوگ وہاں موجود ہوں ان میں سے بھی بہت سے لوگوں کو اپنے اپنے ملک سے نکال دیا جائے گا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ یورپ کی حکومتیں لوگوں کو پناہ لینے سے باز رکھنے کیلئے ایسا کر رہی ہیں۔ حالانکہ انہیں سب سے پہلے یہ چاہیئے تھا کہ وہ انسانی حقوق ہر جگہ بحال کرانے کی کوشش کرتیں۔ جن ملکوں میں اسوقت انسانی حقوق بری طرح پامال کئے جا رہے ہیں۔ وہاں ضروری کارروائی کرنے کی بجائے یہ کہنا کہ وہ لوگ چلے جائیں ان کے ملکوں میں امن و امان کی زندگی بسر کرنے کے لئے نہ آئیں یہ سراسر ظالمانہ کارروائی ہو گی۔ برطانیہ کے متعلق یہ خاص طور پر کہا گیا ہے کہ اس نے ایسے قوانین وضع کر لئے ہیں جن سے تارکین وطن کو یہاں داخلے کی انتہائی مشکلات پیش آئیں گی۔ یہ بل جو عنقریب لاگو ہو جائے گا۔ پارلیمنٹ میں اسکی تیسری ریڈنگ ہو رہی ہے۔ اس بل کی خاص طور پر امیگریشن اور قانون دانوں نے مخالفت کی ہے۔ لیکن حکومت یہ کہتی ہے کہ جس تعداد میں تارکین میں اضافہ ہو رہا ہے۔ اسکو برداشت کرنا کسی طرح ممکن نہیں ہے۔

طیارہ کے حادثہ کی ذمہ داری

برطانوی حکومت نے لیبیا سے کہا ہے کہ وہ ان دو افراد کو جو پان ایم جہاز کے ۱۹۸۸ء میں بم رکھنے اور اسے تباہ کرنے کے ذمہ دار تھے ان کے حوالے کر دے۔ جو درخواست برطانیہ کی طرف سے لیبیا کے وزارت خارجہ میں پہنچی اور پھر وزارت خارجہ نے وزارت انصاف کو بھیجی۔ یہاں سے یہ جواب دیا گیا کہ اس معاملہ پر غور کیا جا رہا ہے۔ لیبیا کے قوانین زیر بحث آئیں گے اور دیکھا جائے گا کہ کس طرح تک کسی شخص کو ایسی درخواست کے نتیجہ میں کسی غیر حکومت کے حوالے کیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ قارئین کو علم ہے آجکل امریکی حکومت اس بات پر تلی ہوئی ہے کہ اس حادثے کے پیشِ نظر وہ لیبیا کو سزا دیگی۔ جنگ کا بھی خطرہ ہے اور خیال کیا جاتا ہے کہ جیسے حالات عراق میں پیش آئے تھے ویسے ہی لیبیا میں بھی پیش آسکتے ہیں جن دو افراد پر الزام لگایا جا رہا ہے وہ ہیں عبد الباسط علی محمد المغربی اور الامین خلیفہ فیما اور یہ حادثہ ۲۱۔ دسمبر ۱۹۸۸ء کو پان ایم جیٹ کو پیش آیا تھا۔ اس جہاز میں ۲۷۰ افراد سوار تھے۔ جو سب کے سب ہلاک ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ بم کے ایک ٹکڑے سے یہ شناخت کی جا سکی ہے کہ بم کہاں سے خریدا گیا تھا۔ اور کن لوگوں نے خریدا تھا اور ان خریدنے والوں میں ان دو

باقی ص پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبدالرشید انور۔ مربی سلسلہ بورکینا فاسو

چکرا دینے والے حقائق

امید ہے کہ آپ بفضلہ تعالیٰ بخیروعافیت ہوں گے روزنامہ الفضل کی انتہائی کامیاب انداز میں ادارت پر خاکسار انتہائی پر خلوص انداز میں آپ کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ ہر احمدی کو ہوش مندی کے ساتھ خبروں کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ اس سلسلہ میں جس انداز میں الفضل ہر احمدی کا ممد ہو رہا ہے یقیناً ہر احمدی آپ کا اور روزنامہ الفضل کا شکر گذار ہے۔ اور اسی وجہ سے "الفضل" میں ایسے خطوط پڑھنے کو ملتے ہیں جن میں "الفضل" کے لئے بے چینی سے انتظار کا ذکر ہوتا ہے۔ بلا مبالغہ کچھ ایسا ہی حال ہم پاک وطن سے جسمانی طور پر دور لوگوں کا ہوتا ہے۔ جہاں پر یہ اخبار کم از کم پندرہ دن اور بعض دفعہ ایک ماہ تاخیر سے ملتا ہے۔ ان نامساعد حالات کے باوجود الفضل کی ہر کاپی تاریخ کا ایک اہم ورق بنتی جارہی ہے۔

خاکسار نے خیال کیا کہ بندہ کی اس سلسلہ میں کوئی CONTRIBUTION نہیں ہوئی چنانچہ آئندہ سے فرانسیسی جریدوں سے بعض اہم مضامین ترجمہ کرکے آپ کی خدمت میں ارسال کر دیا کروں جو آپ قابل اشاعت خیال فرمائیں شائع کروا دیا کریں۔ اس سلسلہ کی پہلی قسط ارسال ہے۔ اگر ان میں سے کوئی چیز بھی قابل اشاعت نہ ہو تو خط کے جواب سے ضرور نواز دیں اور راہنمائی فرمائیں کہ کس انداز میں ہم "الفضل" کی اس اعلیٰ خدمت میں شریک ہو سکتے ہیں۔

یہ ایک عجیب حقیقت ہے کہ غریب ممالک کے سربراہ دنیا کے امیر ترین لوگوں میں شمار ہونے لگے ہیں۔ کسی امیر ملک کے سربراہ کو صدارت کے عہدہ سے فارغ کیا جائے تو وہ جاکر اپنے کھیتوں میں کام کرنا شروع کر دیتا ہے۔ اور عام شہری کی مانند زندگی گذارنا شروع کر دیتا ہے۔ لیکن ایک غریب ملک کا سربراہ اپنی ڈھیروں دولت کے باوجود یا تو خود اپنے ہی ملک میں قید ہو جاتا، مارا جاتا یا پھر اپنے ملک کو خیر باد کہہ دینے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ کیا ہے؟ صرف اور صرف دولت! اور افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ موجودہ غریب ممالک کے حکمران اس بات سے سبق لینے کے بجائے دھڑا دھڑ یورپین ممالک کے بینکوں کو بھر رہے اور ان کی اقتصادیات کو مضبوط تر کرنے میں لگے ہوئے ہیں۔

اس بات کی مثال کے طور پر فلپائن زائر اور مالی کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ فلپائن کے بارے میں تو زیادہ تفصیل بیان کرنے کی ضرورت نہیں کیونکہ لوگ اس معاملہ سے اب خوب باخبر ہیں۔ زائر کے بارے میں مختلف روایات سے پتہ چلتا ہے کہ جس قدر قرضہ زائر کو غیر ممالک کا ادا کرنا ہے اسی قدر زائر کے صدر موبوتو کی دولت مغربی ممالک کے بینکوں میں موجود ہے۔

مالی (جو مغربی افریقہ کا ایک مسلمان اکثریت والا ملک ہے) کے سابق صدر جن کا تختہ گذشتہ مارچ میں الٹا گیا کے بارے میں ایک بین الاقوامی تنظیم GAFI جو بڑے بڑے افراد کے اثاثوں کا اندازہ لگاتی ہے نے اس انداز میں اثاثوں کا اندازہ پیش کیا ہے۔ صرف سوئٹزرلینڈ کے بینک میں۔ چھ ارب چھیاسٹھ کروڑ روپے (پاکستانی) اور ۶، ٹن سونا جمع کرایا۔ جبکہ امریکہ کے بینک میں ۹، ارب ننانوے کروڑ روپے (پاکستانی) بتائے گئے ہیں۔

علاوہ ازیں واشنگٹن جیسے شہر کے نواح میں ایک بنگلہ اور الجزائر میں ایک محل۔ ان کی اہلیہ محترمہ بھی دولت کو سمیٹنے میں کسی طرح سے پیچھے نہیں رہیں اسی فرانسیسی تنظیم کے مطابق ۸۰، ارب ڈالر(؟) کینیڈا کے ایک بینک میں اور تقریباً ۶ ارب ۱۰، کروڑ روپیہ امریکہ کے بینکوں میں اس قدر کثیر دولت جس کا مجموعی اندازہ تقریباً ایک کھرب ۲۰، کروڑ لگایا گیا ہے کے باوجود یہ دونوں تو اب جیلوں کی سلاخوں کے پیچھے ہیں اور عوام بے چارے بدستور بے چارگی کی حالت میں جی رہے ہیں۔ فاقہ کشی کے ایام گذار رہے ہیں۔ ۱۲، ہزار نوجوان ایسے ہیں جن کے پاس تعلیمی سرٹیفیکیٹ تو ہیں لیکن معاش کی تلاش میں جوتے گھسیٹ رہے ہیں۔

اب کیا اس بات کی تفسیر اس دنیا میں ہی پوری ہوتی دکھائی نہیں دے رہی کہ ان کا جمع کیا ہوا سونا چاندی ان کی پیشانیوں پر پگھلا کر لگایا جائے گا۔ کاش یہ لوگ عقل کرتے اور غریب عوام کی آہیں نہ لیتے

اس افسوسناک حقیقت کا دوسرا پہلو یہ ہے کہ اثاثوں میں دلچسپی رکھنے والی تنظیمیں بھی چونکہ ان ممالک سے تعلق رکھتی ہیں جن کے بینک میں غریب عوام کا پیٹ کاٹ کر یہ دولت دھڑا دھڑ سمٹ رہی ہے اس لئے ان کی طرف سے ایسے اعداد و شمار ایسے حکمرانوں کے متعلق ہی شائع ہوتے ہیں جو حکومت سے ہاتھ دھو بیٹھے ہیں شاید ان کو خطرہ ہو کہ اگر موجودہ حکمرانوں کے بارے میں زبان کھولی تو ممکن ہے یہ دولت مند لوگ ہمارے بینک ویران کر کے کسی دوسری طرف رخ کر لیں۔

ماخوذ از LA VOIX DE L'AFRIQUE۔ نمبر ۲۳، اکتوبر ۱۹۹۱ء شائع شدہ از BOULAGNE - فرانس

یاد رفتگان

نقی احمد۔ نیو یارک

مکرم چوہدری فضل احمد صاحب

میرے پیارے نانا جان مکرمی چوہدری فضل احمد صاحب آف حیدر آباد سندھ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۷، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو انتقال کر گئے۔ آپ صبح اچھے بھلے کسی کام سے بازار گئے۔ مگر راستے میں ہارٹ اٹیک ہو گیا۔ اور ہسپتال میں چار گھنٹے موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا رہنے کے بعد اپنی جان جان آفرین کے سپرد کر دی۔ ۸، اکتوبر ۱۹۹۰ء کو بعد از نماز عشاء بیت المبارک ربوہ میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں آپ کی تدفین ہوئی۔

مکرمی نانا ابا جان نے ۱۹۳۵ء میں "مطالبہ وقف" پر اپنے آپ کو وقف کے لئے پیش کیا تھا۔ اور پھر مسلسل چالیس سال تک بڑی عمدگی سے اور بڑے شاندار طریقے پر اس وقف کو نبھایا۔ آپ تحریک جدید کی اراضی واقع سندھ پر بطور مینیجر خدمات بجالاتے رہے۔ دوران ملازمت وہاں آپ نے خوب جفاکشی اور دیانت داری سے کام کیا۔ مکرمی نانا ابا جان ہمیں بتایا کرتے تھے کہ شروع شروع میں زمینوں کی آبادکاری ایک بہت ہی کٹھن کام تھا۔ ہر طرف جنگلات اور جھاڑیاں تھیں نیز پانی کی بھی کمیابی تھی۔ اس پر مستزاد یہ کہ ارد گرد کے لوگ بھی مخالف تھے۔ مگر آہستہ آہستہ نانا ابا جان اور ان کے ساتھی بزرگوں کی محنتیں رنگ لائیں۔ اور کچھ عرصہ کے بعد یہ اراضی بلحاظ پیداوار آس پاس کے قصبات کیلئے ایک نمونہ بن گئی۔ آپ کو احمدیت سے بہت محبت تھی انہوں نے دعوت الی اللہ کے سلسلے میں بہت ساری مشقتیں بھی برداشت کیں۔ مگر خدمت دین سے کبھی منہ نہ موڑا۔ ہر کسی سے دوستی اور پیار کرنا ان کا شیوہ تھا۔ آپ واقعی احمدیت کا صحیح نمونہ تھے۔ آپ ہمیشہ کوشش کرتے کہ نماز بیت میں جاکر باجماعت ادا کریں۔ ہر کسی کے کام آنا ہر کسی کے دکھ درد میں شریک ہونا ان کا طرہ امتیاز تھا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالےٰ ہمارے پیارے نانا جان کے درجات بلند فرمائے اور ہمیں ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

روزانہ ان فیصلوں کو نشر کیا جاتا ہے۔ یہ عدالتیں ایکٹ ۱۴۔ ۱۹۹۱ کے تحت بارھویں ترمیم کے ذریعے قائم کی گئی ہیں۔ ظفر صاحب کا کہنا ہے کہ پہلے سے قائم شدہ عدالتوں میں سینکڑوں فیصلے ہوتے ہیں۔ لیکن ان کا کبھی کوئی ذکر نہیں کیا جاتا۔ ان کے خیال میں جیسا کہ اخبارات سے منظر ہے۔ یہ عام پبلک کو غلط راہ پر چلانے یا ان کی سوچ کو غلط زاویہ دینے والی بات ہے۔ وہ یقیناً پہلے سے قائم شدہ عدالتوں کے متعلق اپنے دل میں غلط خیالات پیدا ہونے سے نہ روک سکیں گے انہیں ان عدالتوں سے پہلی عدالتوں پر اعتماد بھی ختم ہو جائے گا۔ مسٹر ظفر نے عدالت سے کہا ہے کہ وہ سیکرٹری وزارت اطلاعات اور براڈکاسٹنگ اور مینیجنگ ڈائریکٹر پی۔ٹی۔وی۔ اور ڈائریکٹر جنرل پی۔بی۔سی اور اسی طرح پی۔ٹی۔وی۔ لاہور کے جنرل مینیجر کو اس عدالتی ہتک عزت کی سزا دیں۔ انہوں نے اس بات کی بھی درخواست کی ہے کہ ان تمام اداروں کو ہدایت کی جائے کہ وہ اپنی خبروں کو اس رنگ میں ڈھالیں کہ سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کی ہتک نہ ہو۔

یہ درخواست مسٹر جسٹس ملک محمد قیوم کی عدالت میں دائر کی گئی جنہوں نے کہا ہے کہ مدعا علیہ ۱۲ر دسمبر ۱۹۹۱ء تک جواب داخل کریں

یہ بات بھی اخبارات میں شائع ہو چکی ہے کہ سرعام پھانسی دینے کی سزا کو فی الحال عدالتی فیصلے کے مطابق ملتوی کر دیا گیا ہے۔ کہا یہ گیا ہے کہ بظاہر یہ سزا احترام انسانیت کے خلاف ہے۔ آخری فیصلہ کیا ہوگا۔ اس کے لئے ہمیں اگلے سال کی جنوری تک انتظار کرنا پڑے گا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث
(اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہمیشہ آپ پر نازل ہوں)
فرماتے ہیں:۔
"اپنی انتہائی کوشش کریں کہ جماعت کا ایک فرد بھی ایسا نہ رہے جسے قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہ آتا ہو اور جس نے اپنے ظرف کے مطابق قرآن کریم کے معارف حاصل کرنے کی کوشش نہ کی ہو"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح: عزیزہ ریحانہ پروین افضل بنت مکرم محمد افضل صاحب آف تہران کے نکاح کا اعلان مکرم عبدالکریم صاحب شہزاد پراچہ ابن مکرم عبدالوحید پراچہ صاحب سے ایک لاکھ روپیہ حق مہر پر مکرم حنیف احمد محمود صاحب مربی دارالذکر لاہور نے مورخہ ۲۲ نومبر ۹۱ء کو دارالذکر میں کیا۔

○ مکرم محمد اسلم صاحب ولد مکرم عبدالغنی صاحب کا نکاح مکرمہ شکیلہ فاروقی صاحبہ بنت مکرم محمد افضل فاروقی صاحب کے ساتھ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے جامع احمدیہ کبوتراں والی سیالکوٹ شہر میں مورخہ ۲۲ نومبر کو مبلغ دس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

○— مکرم مرزا محمود احمد صاحب ابن مکرم مرزا لطیف احمد صاحب بستی خدا داد ملتان کا نکاح عزیزہ عظمیٰ ارم بنت مکرم مرزا معین الدین صاحب نیو سٹلائیٹ ٹاؤن سرگودھا کے ہمراہ مورخہ ۸ نومبر ۱۹۹۱ء بروز جمعہ مکرم سید حسن طاہر بخاری صاحب مربی سلسلہ نے بائیس ہزار روپے حق مہر پر پڑھا۔

احباب ان رشتوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کریں۔

تقریب شادی: عزیزہ فرخ مجید صاحبہ بنت مکرم چوہدری مجید احمد بھٹی صاحب چک نمبر ۳۷ جنوبی ضلع سرگودھا کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیز ناہید احمد ابن مکرم چوہدری حمید احمد بھٹی صاحب آف کونٹری، انگلستان بعوض حق مہر مبلغ تین لاکھ روپے مورخہ ۵ نومبر ۹۱ء کو بمقام بیت الاحمدیہ نزد سول لائن سرگودھا مکرم حافظ مظفر احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ پاکستان نے فرمایا۔ رخصتانہ کی تقریب مورخہ ۲۲ نومبر ۹۱ء بروز جمعہ بھٹی ہاؤس حلقہ چھاؤنی سرگودھا میں منعقد ہوئی۔ مکرم مرزا عبدالحق صاحب امیر جماعت سرگودھا نے اختتام دعوت پر دعا کروائی۔

○— مکرم مبشر احمد صاحب ورک مربی سلسلہ کا نکاح عزیزہ غزالہ یاسمین بنت مکرم ڈاکٹر فرزند علی صاحب چک نمبر ۱۰۶/۷ آر کے ہمراہ مورخہ ۷ نومبر ۱۹۹۱ء کو مکرم یوسف سجاد صاحب مربی سلسلہ نے بعوض حق مہر چھ ہزار روپے پڑھا۔ اسی روز رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ جانبین کے لئے بہت مبارک اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے

ولادت

○ مکرم محمد اسلم یوسف صاحب ابن مکرم محمد یوسف صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے ۱۵ جون ۹۱ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ نومولود کا نام نورالاسلام رکھا گیا ہے۔ بچہ تحریک وقف نو میں شامل ہے۔

احباب اسکی درازی عمر اور خادم دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

درخواست دعا: مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ کراچی سے علاج کے بعد واپس تشریف لے آئی ہیں۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اب طبیعت اچھی ہے۔

○ محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری غلام محمد صاحب بسراء حلقہ بیت المبارک ربوہ چار پانچ روز سے بیمار ہیں اور فضل عمر ہسپتال ربوہ میں زیر علاج ہیں۔

○ مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب سخت چوٹ آنے کی وجہ سے بہت تکلیف میں ہیں۔

○ مکرم نصیر الدین صاحب گول چوک اوکاڑہ کی والدہ کے سر میں چوٹ آئی ہے۔

○ مکرم شیخ عبدالحکیم صاحب ایجنٹ الفضل اوکاڑہ کی بیٹی عزیزہ مجیدہ بیگم کراچی میں بیمار ہیں۔

○ محترمہ نصرت زین صاحبہ اہلیہ مکرم میجر (ریٹائرڈ) زین العابدین صاحب کا THYROID کا اپریشن سی ایم ایچ ہسپتال راولپنڈی میں ہوا ہے اپریشن خدا تعالیٰ کے فضل سے کامیاب ہو گیا ہے۔

○— مکرم فرحت حیات جگ صاحب دارالرحمت شرقی الف ربوہ۔ کی نانی صاحبہ کو موٹر سائیکل کے حادثہ میں چوٹیں آئی ہیں۔

○— مکرم رانا نعیم الدین صاحب اسیر راہ مولا ساہیوال گھٹنوں اور جوڑوں میں درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب لائبریری کارکن تحریک جدید کا مثانے کا اپریشن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ۴ دسمبر ۹۱ء کو ہوا ہے۔

○ مکرم منظور احمد صاحب العمر۔ ربوہ کے بیٹے مکرم مبشر احمد صاحب جرمنی میں علیل ہیں ڈاکٹروں نے تبدیلی آب و ہوا کا مشورہ دیا ہے

○ مکرم چوہدری عبدالغفور صاحب محلہ دارالرحمت شرقی ب کی ایک آنکھ کا ایک ماہ قبل کالا موتیا کا کامیاب اپریشن ہوا تھا۔ اب اسی آنکھ میں اچانک سفید موتیا اتر آیا ہے۔

○ مکرم اللہ دتہ صاحب چک ۹۹ شمالی سرگودھا شوگر کے مرض میں عرصہ ۴ سال سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت زیادہ کمزور ہو چکے ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی اور درازی عمر کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم محمد عمر خان ساکن بیٹ حسین والا ضلع مظفر گڑھ مختصر علالت کے بعد مورخہ ۵ نومبر بروز منگل وفات پا گئے۔ اپنی مقامی جماعت کے صدر تھے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم قادر بخش صاحب نے پڑھائی اور ان کو وہیں دفن کر دیا گیا۔

○— محترمہ غلام فاطمہ صاحبہ زوجہ مکرم مستری دین محمد صاحب (المعروف گھوڑی والے) بعمر ۱۰۵ سال جہلم میں مورخہ ۱۲ نومبر ۹۱ء وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں اسی روز ان کا جنازہ ربوہ لایا گیا۔ مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے بعد نماز ظہر انکی نماز جنازہ پڑھائی بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

○— مکرم محمد عمر خان صاحب رند صدر جماعت احمدیہ بٹ چین والا مورخہ ۵ نومبر ۹۱ء کو مختصر علالت کے بعد وفات پا گئے

○ مکرم عبدالخالق صاحب آف کراچی مورخہ ۲۶ نومبر ۹۱ء کو بعمر ۸۴ سال فضل عمر ہسپتال میں وفات پا گئے۔ ۲۷ نومبر کو تدفین عمل میں آئی تدفین کے بعد مکرم کیپٹن ملک عبداللہ خان صاحب نے دعا کرائی۔

احباب انکی بلندی درجات کے لئے دعا کریں۔

گمشدہ بٹوہ

○ پوسٹ آفس ربوہ اور ریلوے روڈ کے درمیان ایک بٹوہ جسمیں کچھ نقدی شناختی کارڈ اور ضروری کاغذات تھے۔ جس دوست کو ملے وہ دفتر الفضل یا ۹/۳۶ دارالرحمت وسطی میں پہنچا کر ممنون فرمائیں

پتہ درکار ہے: مکرم عبدالغنی خان صاحب ولد عبداللہ خان صاحب کوہلو وال ضلع گوجرانوالہ حال سمندری ضلع فیصل آباد کا موجودہ پتہ درکار ہے۔ اگر موصوف خود اعلان پڑھیں یا ان کے کسی رشتہ دار یا دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

ریفریشر کورس اور سیمینار

مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اٹک نے اپنے عہدیداران کے لئے ۲۹ نومبر کو ایک ریفریشر کورس کا اہتمام کیا۔ مرکز سے دو نمائندگان تشریف لائے۔ ضلع کی تمام مجالس کی نمائندگی کرتے ہوئے ۳۰ عہدیداران نے ریفریشر کورس میں شرکت اختیار کی اسی روز دعوت الی اللہ پر ایک سیمینار منعقد کیا گیا۔ جو ڈیڑھ گھنٹہ تک جاری رہا۔ مقررین نے دعوت الی اللہ کی تحریک اسکی اہمیت اور طریقوں پر روشنی ڈالی۔ مکرم ڈاکٹر عبدالرؤف صاحب امیر ضلع اٹک نے سیمینار کی صدارت کی مرکزی نمائندگان نے بھی خطاب کیا۔

(قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع اٹک)

بقیہ: ص۱ سے آگے

سے اس طرف توجہ نہیں دیتے۔ چنانچہ بعض عہدیدار جو سلسلے کے مربی ہیں اور انہی کو امیر مقرر کیا گیا ہے یا عہدے دیئے گئے ہیں۔ تو سب سے پہلے ان پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ ان باتوں پر عمل کریں لیکن مخفی تکبر سے مراد یہ ہے کہ ان کو پتہ ہی نہیں کہ وہ متکبر ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ (امام) وقت کی بات پہنچ گئی، ٹھیک ہے ہم جو اس کا خلاصہ تیار کر دیتے ہیں، بس وہی کافی ہے اور ہم نے بات پہنچا دی اور فرض پورا کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں کئی نسلیں تباہ ہو سکتی ہیں۔ ان کو یہ پتہ نہیں کہ وہ کتنا بڑا بوجھ اٹھا رہے ہیں۔ کتنی بڑی ذمہ داری قبول کر رہے ہیں۔"

(فرمودہ: ۶ ستمبر ۱۹۹۱ء)

بقیہ: ص۵ سے آگے

افراد کے نام لئے جاتے ہیں۔

فرانس کی وزارت خارجہ نے لیبیا کے سفیر کو اپنے دفتر میں بلایا اور اس بات پر زور دیا کہ وہ اس دہشت گردی کے سلسلے میں مقدمہ قائم کرے اور بلا تاخیر ان لوگوں کو جو اس میں ملوث ہیں سزا دلوائے اس سلسلے میں وہ وزیر خارجہ سے ملے اور اس کے بعد وہ ٹریپولی روانہ ہو گئے تاکہ اس سلسلے میں اپنی حکومت سے گفت و شنید کر سکیں۔

فرانس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ وہ پان ایم جیٹ اور یو ٹی اے ڈی سی ۱۰ کے حادثات کے سلسلے میں فوری کارروائی دیکھنے کا منتظر ہے۔ فرانسیسی برطانوی اور امریکی حکام نے اس حادثے کے لئے لیبیا کے اعلیٰ حکام کو ذمہ دار ٹھہرایا ہے کہ وہ اس ساری سکیم کے تیار کرنے کے ذمہ دار تھے۔ (اب لیبیا نے اپنے مذکورہ دو باشندوں کو کسی اور حکومت کے حوالے کرنے سے انکار کر دیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ وہ امریکی امداد کے لئے نصب العین کا سودا نہیں کریں گے۔ وزیر اعظم نے واضح کیا کہ امداد کے تعلق سے قطع نظر پاکستان امریکہ سے دوستی چاہتا ہے اور عزت نفس کی حامل قوم کے طور پر وہ خود الخصاری کے نصب العین پر کاربند رہے گا اور کسی دوستی کو اپنی خود مختاری پر اثر انداز نہیں ہونے دے گا۔

○ پی۔ ڈی۔ اے کے مرکزی رہنما ائیر مارشل ریٹائرڈ اصغر خان نے کہا ہے کہ حالات دن بدن خراب ہوتے جا رہے ہیں اور بدترین معاشی بحران آنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اصل طاقت صدر کے پاس ہے۔ انہوں نے کہا کہ بددیانتی کی ایک نئی تاریخ رقم کی جا رہی ہے۔

○ چھٹی اسلامی سربراہی کانفرنس سینی گال کے دارالحکومت ڈاکر میں ۹ر دسمبر کو شروع ہو رہی ہے۔ جس میں مسلم امہ کو درپیش کئی معاملات پر غور کیا جائے گا۔

○ وزیر اعظم پاکستان ۷ر دسمبر کو سینی گال کے لئے روانہ ہوں گے وہ چار روزہ سربراہ کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ امید کی جاتی ہے کہ اس کانفرنس میں کشمیر اور افغانستان کے معاملات کے علاوہ مسلم امہ کے مابین اتحاد پر بھی غور و فکر ہوگا۔

○ پیپلز پارٹی کی شریک چیئر پرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے متحدہ عرب امارات سے واپسی پر کہا ہے کہ وہ قومی دن کی تقریبات میں شرکت کے لئے گئی تھیں مگر میری غیر حاضری میں بلاوجہ یہ افواہیں پھیلائی گئیں کہ میں واپس نہیں آؤں گی۔ ایم کیو ایم سے مفاہمت کے امکانات کے بارے میں انہوں نے تبصرہ سے انکار کر دیا۔

○ مخدوم امین فہیم کے وزیر اعلیٰ سندھ بننے کے امکانات بڑھ رہے ہیں محترمہ بے نظیر بھٹو نے انہیں پارٹی کے مفاد میں مذاکرات کا اختیار دے دیا۔ انہیں پگارو مخدوم گروپ۔ پیپلز پارٹی اور ایم کیو ایم کی حمایت حاصل ہو گی۔

○ صدر پاکستان نے ایک ایکٹ پر دستخط کر دیئے ہیں جس سے ٹیلی کمیونی کیشن کارپوریشن کی ضرورت کے تمام درآمدی سامان پر کسٹم اور سیلز ٹیکس کی چھوٹ بھی دینے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔

○ وفاقی وزیر مذہبی امور مولانا عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ اگر وزیر اعظم شریعت سے ہٹ کر کام کریں گے تو ضرور روکوں گا۔

○ پنجاب اور سندھ کے بعد اب سرحد حکومت نے بھی ریفل سکیموں پر پابندی لگانے کا فیصلہ کر دیا ہے۔

○ بلوچستان میں پیاز کی غیر معمولی پیداوار نے گراں فروشوں کے منصوبے ناکام بنا دیئے۔ اس وجہ سے پیاز کی قلت ختم ہو گئی ہے۔ امید ہے نئی قیمت ایک روپیہ فی کلو گرام ہو گی۔

○ معلوم ہوا ہے کہ حکومت نے ملک بھر میں بلدیاتی ادارے ختم کر کے "پنچائتی نظام" لانے کا فیصلہ کیا ہے۔ نیا نظام کسی وقت بھی نافذ ہو سکتا ہے۔

○ سرحد میں ہتھیاروں پر پابندی کے خلاف ۱۰ ہزار حکم امتناعی جاری ہونے کی وجہ سے حکومت کا اسلحہ پر پابندی کا حکم غیر مؤثر ہو کر رہ گیا ہے۔

○ بھارت نے پاکستان کو دھمکی دی ہے کہ اگر اسلامی کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھایا گیا تو سخت نتائج نکلیں گے۔ لیکن وزیر اعظم نے بھارتی دھمکی مسترد کر دی ہے اور ہر قیمت پر اس کانفرنس میں مسئلہ کشمیر اٹھانے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ جماعت اسلامی کے امیر قاضی حسین احمد نے قبائلی علاقوں میں سیاست پر پابندی توڑنے کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ کسی مائی کے لال میں جرأت ہے تو روک لے۔

○ عوامی تحریک کے سربراہ رسول بخش پلیجو نے سکھر سے کراچی تک لانگ مارچ کے آغاز پر خطاب کرتے ہوئے کہا کہ سندھ کی "آزادی" تک سندھی چین سے نہیں بیٹھیں گے۔ انہوں نے کہا ہمارے دو چار آدمی مرنے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہماری عورتیں روزانہ پانچ سو بچے پیدا کرتی ہیں۔

○ وفاقی وزیر سرتاج عزیز نے کہا ہے کہ آج ہمارا ملک اقتصادی لحاظ سے مضبوط اور مستحکم بنیادوں پر کھڑا ہے۔ زرمبادلہ کے ذخائر میں ۷۰ کروڑ ڈالر کا اضافہ ہوا ہے۔ سٹاک ایکسچینج کی رقم ۵۸ کروڑ سے بڑھ کر ایک کھرب ۲۸ ارب روپے ہو گئی ہے۔ سٹیٹ بنک کے انڈیکس میں بھی دوگنا اضافہ ہوا ہے۔

○ عیسیٰ خیل کے علاقہ میں بن حافظ جی کے قریب ایک فلائنگ کوچ آئل ٹینکر سے ٹکرا گئی جس کے نتیجہ میں ۴ افراد ہلاک اور ۱۲ زخمی ہو گئے۔

○ تاج غازی پارک لاہور میں مقیم سول ایوی ایشن کے سابق ڈپٹی مینجر کو چار بچوں کے سامنے رسیوں سے جکڑ کر قتل کر دیا گیا۔

○ "سانحہ اسلام پورہ" مقتول خاندان کے سربراہ نے ملک گیر تحریک کی دھمکی دے دی ہے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ۷۲ گھنٹے کا نوٹس دیا مگر ۶ ماہ گزر گئے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ صدر صاحب کو اس مسئلہ پر ریفرنس لانا چاہیئے۔

○ لاہور کے علاقہ فیروز پور روڈ اور مزنگ میں مسلح ڈاکوؤں نے پہلے کاریں چھینیں اور پھر دکانیں لوٹتے رہے۔ شہر کے ۵۴ تھانوں کی گاڑیاں اور ایمرجنسی سکواڈ والے بے بس نظر آئے۔

○ اوکاڑہ پولیس نے ۱۰ عورتوں کو گرفتار کر لیا۔ انہیں زبردستی گھروں سے نکالا گیا تو پورا محلہ سڑکوں پر امڈ آیا۔ عورتوں کے چھڑانے کی کوشش کرنے والوں کو تمام رات ایک کمرہ میں بند رکھا گیا۔ اور چالان کر دیا گیا۔

غیر ملکی خبریں

○ یوکرائن نے سوویت یونین سے باضابطہ طور پر علیحدگی اختیار کر لی ہے۔ سوویت یونین کے ساتھ ۱۹۲۲ء کا معاہدہ منسوخ کر دیا گیا ہے۔ گورباچوف کے مشیر نے کہا ہے کہ یوکرائن کی علیحدگی نے دنیا کو ایٹمی خطرے سے ہمکنار کر دیا ہے۔ کیونکہ وہاں ایٹمی ہتھیار ہیں۔

○ سکھ علیحدگی پسندوں نے ہریانہ میں مل کے مزدوروں پر ایک بازار میں ۲۰ منٹ تک اندھا دھند فائرنگ سے ۲۳ ہلاک ۲۰ آدمیوں کو زخمی کر دیا۔ جبکہ اتر پردیش میں چودہ افراد ہلاک اور ۱۲ کو زخمی کر دیا۔

○ اقوام متحدہ نے ایک دفعہ پھر عراق پر الزام لگایا ہے کہ وہ ہتھیاروں کی تباہی میں رکاوٹیں ڈال رہا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا شمالی عراق میں پناہ گزینوں کی تعداد ساڑھے سات لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

بقیہ: صدا سے آگے

رنگ میں اور کن شکلوں میں نازل ہوتے ہیں۔ ہم نے نسلاً بعد نسلٍ خدا تعالیٰ کے فضلوں سے اپنے نوجوانوں کو متعارف کرواتے چلے جانا ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کے فضلوں سے تبھی متعارف ہوتا ہے۔ جب وہ اللہ تعالیٰ کے لئے قربانی کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بڑا ہی پیار کرنے والا ہے۔ وہ جو خلوص نیت کے ساتھ اس کی راہ میں اپنے نفس کو پیش کرتے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے پیار کو اس رنگ میں پاتے ہیں کہ انسانی دماغ اس کا تصور بھی نہیں کر سکتا...... پس یہ جو ہماری نوجوان نسل ہے اس کو اپنے جماعتی کاموں میں شامل کر دیں تاکہ یہ بھی اللہ تعالیٰ کے فضلوں کے حصول میں شامل ہوں۔ ان کو پتہ لگے کہ قربانیاں ہیں کیا چیز؟ دنیا ہے کیا چیز؟... جو فرداً فرداً اللہ تعالیٰ کے فضل نازل ہوتے ہیں وہ ہماری YOUNGER GENERATION (ینگر جنریشن)، یعنی نوجوانوں کو معلوم ہونے چاہئیں کہ اس میں کیا لذت اور کیا سرور اور کیا مزہ ہے۔ تاکہ وہ ساری دنیا سے بے پرواہ ہو کر اور بے خوف ہو کر قربانیوں اور ایثار کے میدان میں آگے آئیں۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۰ر جولائی ۱۹۸۷ء)

ربوہ اور ربوہ کے گرد و نواح میں ہر قسم کی
جائیداد کی خرید و فروخت
ہمارے ذریعے کیجئے اور خدمت کا موقع دیجئے
شریف احمد بھٹی
پراپرٹی سنٹر
ریلوے روڈ رحمت بازار۔ ربوہ
فون گھر: ۴۳۱ آفس: ۵۲۱

پرانی۔ پیچیدہ امراض
جرمنی۔ لوکل ادویات
کے لئے تشریف لادیں
صوفی ہومیو شفاخانہ
اقصیٰ روڈ ربوہ